تفسیر سورۃالقیامۃ آیت ۳۸:

أَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّن مَّنِيٍّ يُمْنَىٰ

کیا انسان پہلے منی کا قطرہ نہ تھا جسکو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص تقدیر سے بنایا؟

آیت ۳۸/۱ الم یک نطفۃ من منی یمنی جملہ مستانفہ ہے اور اس میں التفات ہے التفات اسکو کہتے ہیں کہ غائب سے مخاطب اور متکلم کے صیغوں میں کلام کو بدل دینا اس سے کلام میں حسن اور تنوع پیدا ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ کیا انسان پہلے منی کا قطرہ نہ تھا جسکو اللہ تعالی نے ایک خاص تقدیر کے ساتھ بنایا تھا یعنی کیا انسان کی ابتداء اس حقیر شکل میں نہیں ہوئی اور کیا اس کے اندر تمہیں خدا تعالی کی تعمیری تقدیر نظر نہیں آتی

پہلے کی آیات ۳۰ تک غائب کے صیغے تھے پھر اولی لک فاولی مخاطب کی صورت تھی پھر الم یک غائب کا صیغہ کر دیا اس التفات نے کلام میں تنوع اور حسن پیدا کر دیا ہے ذکر کے خطاب سے غائب میں بدلنے کی یہ بھی وجہ ہے کہ اولی لک فاولی میں خطاب سارے انسانوں کو نہیں

سنا تھا کہ انسانوں میں کے شقی اور بدبخت انسانوں کو عذاب تھا اسلئے موقع کا مناسب ضروری

تھا کہ صحیفہ بدلا جاتا کیونکہ نطفے سے پیدا ہونے والے سارے انسان ہیں شقی بھی اور سعید بھی اور اس

میں یہ بھی ایک رمز ہے کہ خدا کی قدرت دیکھو کہ اسی حقیر قطرے سے پیدا ہونے والا کسی سعادت کی

بلندیوں کو پا لیتا ہے اور دوسرا شقاوت کی انتہا کو پہنچ جاتا ہے

اس آیت میں انسان کی ابتداء سے استدلال فرمایا ہے کہ وہ انسان جسکی یہ ابتداء ہے اتنا بھی

نہیں سمجھتا کہ جب وہ ایک حقیر کیڑا تھا اور رحم مادر میں ڈالا گیا تو خدا کی قدرت نے اسکو کمال

تک پہنچایا اور ذی روح وجود بنا کر اسکو رحم مادر کی تاریکیوں سے نکالا جیسا کہ فرمایا فی ظلمات

ثلاث کہ اللہ تعالی نے تمہیں ماں کے پیٹ میں مختلف مراحل تخلیق سے تین تاریک پردوں میں پیدا کیا

تین ظلمتیں ایک تو بچہ کے اوپر کی جھلی ایک رحم ایک ماں کا پیٹ ہے اس تنگ و تاریک مقام میں جو قبر کا

مشابہ ہے انسان کو "خلقا من بعد خلق" پیدا کر کے ذی روح بنایا تو کیا انسان سمجھتا ہے کہ اس کمال تخلیق

کے بعد اللہ تعالی اسے قبر میں فضول چھوڑ دے گا اور دوبارہ زندہ نہیں کرے گا کیا انسان اس حقیر کیڑے

کے بھی کمتر ہے جو رحم مادر میں ڈالا جاتا ہے اور پھر بڑھتا ہے اور آخر دنیا میں ظاہر ہوتا ہے اور پھر جوان

اور عقلی اور روحانی طاقت کو حاصل کرتا ہے اور ایک عمر گذار کر مر جاتا ہے اس سے ظاہر ہوا
کہ تو اللہ تعالیٰ نے رحم مادر کے بارے کہا اللہ تعین جب وہ کمال کو پہنچ گیا تو اسے موت وارد کر کے مقصد
اور مشغول قرار دیا غرض انسان کی حقیقت ابتدا سے مدارج ارتقاء کا طے کرنا اور ایسا وجود بنکر
پیدا ہونا جو کسی اور مخلوق کو نہیں دیا گیا اور عقل و شعور والا وجود ہونا اور اس عقل و شعور کے کام سے
کسی ایسے رستہ بنا ہے اسی آلہ منتخب لینے ہاتھوں کی شکل میں دنیا اور اس کو اخلاقی اور روحانی
کمال کے حصول کے لائق بنانا یہ سب ارتقائی مدارج جو انسان طے کرتا ہے اور وہ بلندیاں جنکے
حصول کے لائق استعدادیں اسے عطا فرمائی گئی ہیں یہ سب اس خیال کو رد کرتی ہیں کہ
انسان کو یونہی چھوڑ دیا جاتا اور دنیا میں اسے شریعت کا مکلف نہ کیا جاتا اور
مرنے کے بعد اسے کوئی زندگی اور جزا و سزا نہ ہو

جب خدا نے ہی کسی ایک حقیر خوردبینی کیڑے میں اتنی غیر معمولی کیا قوتیں رکھی تھیں وہ انسان کو غیر معمولی مقام
کا پر اثر ہونے والا دیکھنا چاہتا تھا اور وہ مقاصد اور وہ طاقت جسم کے انسان کو غیر معمولی
شعوری اور استعدادیں دی گئی تھیں اس دنیا میں پورا ہوتے نظر آتے یہ ثبوت ہے کہ انسان

کیونکہ ایک اور زندگی اور بالاتر زندگی کی منتظر ہے

اس آیت میں جو مضمون اشارۃً بیان ہوا ہے یعنی انسان کی حقیر ابتداء اور پھر رحم مادر میں اسکا عالی تخلیق اور اسطرح رحم مادر کو قبر سے تمثیل دیکر اسکے مرنے کے بعد کی زندگی پر استدلال کیا گیا ہے یہ مضمون سورۃ عبس میں وضاحت کیساتھ بیان فرمایا فرماتا ہے قتل الانسان ما اکفرہ من ای شیء خلقہ من نطفۃ خلقہ فقدرہ ثم السبیل یسرہ ثم اماتہ فاقبرہ ثم اذا شاء انشرہ

افسوس انسان پہ کتنا ناشکرا ہے دیکھو کہ پیدا کرنے والے نے اسکو کس حقیر چیز سے پیدا کیا نطفے سے اسکی ابتداء کی اور پھر اس میں ایک خاص اندازے کے مطابق بڑھایا اور اس نطفے کے بارے میں پھر مراحل میں وہ سب کچھ کر دیا جس کے تعین وتسویہ کے بعد انسان بنتا تھا اور پھر مدارج تخلیق کی تکمیل کے بعد اسکی پیدائش کو آسان کیا پھر ایک عمر گذارنے کے بعد جب وہ مر جاتا ہے تو اسے قبر میں رکھا جاتا ہے یہ خدائی تقدیر ہے اور خداتعالیٰ کی یہ تقدیر بتاتی ہے کہ جب چاہے گا اسے قبر سے نکال کر زندہ کر دے گا ان آیات میں لفظ انشرہ ہے من نطفۃ خلقہ کے بالمقابل اماتہ فاقبرہ ہے یعنی رحم مادر میں کسی نطفے کا داخل ہونا قبر میں ڈالے جانے کے مشابہ قرار دیا اور پیٹ سے پیدا ہونے کے بالمقابل

یعنی ثم البسنا بشرہ ربالمقابل اذا شاء انشرہ اگلا کہ دوبارہ زندگی ویسی ہی ہے اور انسان
رسول کے ذریعے نکالا جانے کا جس طرح ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے
پھر اس پر یہ اعتراض پیش آتا کہ نطفے کے رحم مادر میں پیدا ہونا انسان سے مخصوص نہیں
حیوان کا بچہ بھی اسی طرح پیدا ہوتا اور جنا جاتا ہے تو اس شبہ کا ازالہ اگلی آیت میں
فسوّٰی کے الفاظ سے کر دیا کہ دوسرے حیوانوں کا تسویہ نہیں ہوتا یعنی انکو عقل و شعور اور تمیز
عطا نہیں ہوتی اور انکو روح نہیں دی جاتی یعنی انسان کی خصوصیت صرف اس میں نہیں کہ نطفہ کے
رحم مادر میں پیدا ہو کر ظہور پاتا ہے بلکہ جو چیز انسان کو ممتاز کرتی ہے وہ اسکا تسویہ
ہے جسکا بیان پہلے لفظ لقد ہم اور تسویۃ بنانے میں گزر چکا یعنی نطقی اور اخلاقی اور روحانی
تسویٰ اور ان کے کام ہونے پیدائش مناسب و موزوں یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ بھی مناسب شکل میں
یہی انسان کو دوسرے حیوانوں سے ممتاز کرتے ہیں

نطفہ عربی میں پانی کو کہتے ہیں خواہ کم ہو یا زیادہ چنانچہ پانی کے بڑے ذخیرہ کو بھی نطفہ کہتے ہیں
چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ لا یزال الاسلام یزید و اهله و الشرک ینقص و اهله حتی یسیر الراکب الی النطفتین

لا تخشی الا سبورا اگر بوسیدہ اور اہل اسلام بڑھتے جائیں گے اور مشرک اور اہل شرک گھٹتے جائیں گے یہاں تک کہ ایک سوار در مسلمانوں کے درمیان سفر کرے گا اور اسے سوائے اللہ کے کسی کا ڈر نہ ہوگا نہیں راستہ نہ بھول جائے یعنی اسلام سفر کرنے کی وجہ سے یہ ڈر ہو تو ہم کہتے ہیں کہ نہیں مگر وہ راستہ اختیار کرے لیکن یہ ڈر نہیں ہوگا کہ راستے میں پر کوئی دست درازی کرے یہاں نطفتین سے مراد جزیرہ عرب کے مشرقی اور مغربی سمندر مراد ہیں پس نطفہ کا لفظ ان معنوں میں استعمال ہوتا ہے لیکن اصل معنی یہ ہیں کہ ہیں کیونکہ اصل مادہ جو نطف ہے اس میں صبر کے اور گندے ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں اور گندہ پانی وہی ہوتا ہے جو تھوڑا ہوتا ہے نیز جب نطف الماء کہیں تو اس کے معنی ہوتے ہیں پانی قطرہ قطرہ ٹپک رہا ہے

اس راستے میں قلیل و تحقیر کے معنی واضح ہیں کیونکہ نطفہ میں تنوین تقلیل یعنی کم اور قطرہ یا پانی کی تحقیر کے لئے ہیں اور نطفۃ کی تنوین بھی تقلیل اور تحقیر کے معنوں میں ہے قرآن کریم میں مرد کے پانی کے لئے جو رحم مادر میں ڈالا جاتا ہے نطفہ کا لفظ ہی استعمال ہوا ہے جیسے سورۃ عبس کی مندرجہ بالا آیت میں اور سورۃ النجم میں فرمایا من نطفۃ اذا تمنی اور حرف من کا استعمال بھی ہے سورۃ الواقعہ میں فرمایا افرایتم ما تمنون ءانتم

تخلقونہ ام نحن الخالقون کہ یہ تو بتاؤ کہ منی جو تم عورت کے پیٹ میں ٹپکاتے ہو کیا اسکے اندر کمال کی
استعدادیں کیروموسوم اور D.N.A کی شکل میں اور اسکے بڑھنے اور کمال تک پہنچنے کے سامان تم نے
رکھے ہیں یا ہم نے اسکو پیدا کیا ہے اور جو کچھ اسکی پیدائش میں مضمر ہے وہ ہماری تقدیر کا نتیجہ ہے
کہ دوسرا لفظ نطفہ نطفہ مرد کے پانی کیلئے استعمال ہوتے ہیں یہاں پر دونوں الگ کردیے ہیں
اسکی ضرور کوئی حکمت ہوگی اور بہت سی حکمتیں ہونگی ایک حکمت جو کچھ مجھ میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ نطفہ کا
لفظ تصغیر کیلئے ہے اور نطفہ کے معنی میں تحقیر یعنی ناپاک ہونے کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے پس نطفہ کا
لفظ کہہ کر بتایا ہے کہ منی کا یہ گندہ سا قطرہ جو معیوب اور ناپاک معلوم ہوتا ہے اسکے ہماری ابتداء
ہے اور منی کا لفظ اسلئے ہے کہ م ن ی کے مادہ میں تقدیر کے معنی پائے جاتے ہیں یعنی خدا تعالیٰ کی اس
سبب تقدیر کی طرف اشارہ ہے جو منی کے اندر کی خصوصیات رکھ کر اس نے ظاہر کی ہے اسکی تشریح اوپر
کی جا چکی ہے دوسری وجہ نطفہ یا منی کے لفظ کی بجائے نطفہ من منی استعمال کرنے کی یہ بھی ہو سکتی
ہے کہ اگرچہ نطفہ مرد کے پانی کو بھی کہتے ہیں لیکن لغت میں ہے کہ عورت کے پانی کو بھی نطفہ کہتے ہیں
اسلئے جہاں نطفہ کا لفظ ہے وہاں دونوں طرف اشارہ ہے کہ مرد کا پانی عورت کے پانی کیساتھ مل کر یعنی

Ovarian discharge جو رحم کو قابل حمل بناتا ہے اسکے ساتھ مل کر بچے کی پیدائش کا
موجب ہوتا ہے اور جہاں صرف منی کا لفظ ہے وہاں اس طرف اشارہ ہے کہ وہ چیز جس نے تکمیل
پاکر انسان بننا ہوتا ہے خواہ مرد کی شکل میں خواہ عورت کی صورت میں وہ مرد کے اندر سے نکلتا ہے
یہ دو توجیہیں میری سمجھ میں آتی ہیں واللہ اعلم

تُمنیٰ مجرد اور مزید دونوں سے ہو سکتا ہے یعنی امنی سے مضارع مجہول کا صیغہ بھی اور منی سے
مضارع مجہول کا صیغہ بھی اکثر مفسرین نے امنی یعنی باب افعال کا لیا ہے لیکن امام رازی نے دونوں لئے ہیں
امنی کے معنی ہوتے ہیں مرد کا منی ٹپکانا ان کے نزدیک امنی کا اس لئے ہے کہ اسکے معنی اراقہ یعنی
بہانے کے بھی ہوتے ہیں کہتے ہیں امنی الدم خون بہایا اور امنی الرجل النطفہ ٹپکایا
یہ معنی بھی صحیح ہیں لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کوئی علمی تحقیق تھی جسکے بیان کرنے کی ضرورت اللہ کو
پیش آئی اس بات کو ہر بالغ مرد و عورت جانتے ہیں کہ یہی طریق بچے کے وجود میں آنے کا ہے
لیکن کیا بعید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ اسی لئے استعمال کئے ہوں کہ یہ نازک مسئلہ جسکو Sexology
کا نام دیا گیا ہے اور جسکے متعلق آجکل بڑا زور ہے کہ چھوٹے چھوٹے بچوں کو اسکی تعلیم دی جانی چاہیے

جیسا کہ سوئی ممالک میں بہت چھوٹے بچوں کو اسکول اور Polam کے ذریعہ نر و مادہ کے امتزاج کا اور
پھر بعد ذرہ بڑے بچوں کو تولد اور ... کے ذریعہ مرد و عورت کے اختلاط کی تعلیم دی ضروری سمجھی جاتی ہے
اسلام نے اس نازک ترین مسئلہ میں بھی انسان پر بہت بڑے احسان کئے ہیں مگر یہ انکی تفصیل
کا موقع نہیں اتنا کافی ہے کہ بعید نہیں کہ اللہ تعالی نے ستی یعنی کہہ کر اور پھر ذکر و انثی کا ذکر
کرکے نازک دماغوں پر جو ابھی بلوغ کے اسرار سے واقف نہیں یہ احسان فرمایا ہو کہ
انکے ذہن کے مطابق انکے لئے ایک لطیف اشارہ کے ذریعہ حقیقت کو واضح فرمایا ہو*
دوسری حکمت اس میں یہ ہے کہ مرد اور عورت کی نسبت یعنی ایک کا قوت مؤثرہ کا حامل
ہونا اور دوسرے میں قوت متاثرہ کا پایا جانا ہے اس نسبت کی طرف توجہ دلا کر انکے
درمیان قربت کا بیان کیا ہو کہ وہ دو دراصل دو نہیں بلکہ ایک وجود کے دو جزء ہیں جو مل کر
اکائی بناتے ہیں

تیسری حکمت تمثیل میں پہلے بیان کر آیا کہ مرنے کے بعد کی زندگی کی پیدائش کی تمثیل کے طور پر
کہ رحم مادر کی ظلمات کو قبر کی ظلمات کی تمثیل دی ہے اور بتایا ہے کہ جو لوگ بچہ تکمیل کے بعد

※ امام رازی نے بھی یہی کو رمز قرار دیا ہے یعنی مخرج حروف کہ جہاں سے نکلتا ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ رمز الہامی ہے
جیسا کہ فرمایا و لستره مدلیة کھانا یا معدن الطعام یعنی ماں کے پاکیزہ سوراخ کا رمز کیا کہ وہ اسی طرح پیدا ہوا
اور اسی مخرج سے جس سے دیگر حیوان پیدا ہوتے ہیں اور اسی طرح ماں کا درجہ کیا حیوانوں کی طرح دوسرا انسان ماں باپ
کے درجہ میں خصوصیات بشری پاتا ہے اور معدن الطعام میں رمز ہے محتاجی حروف کی اور پاخانہ پیشاب
کے مراحل حروف اور یہ سب رموز بتلاتے ہیں کہ یہ نامی انسان کے پیٹ سے پیدا ہوا اور اسی طرح کھانے پینے
اور پاخانہ پیشاب کے مراحل سے گزرتے رہے جیسے ہی اور عموماً انسان بلکہ حیوان کیا تو لگی ہے ایسی
پس امام رازی کے نزدیک کھانا یا معدن الطعام مخارج لول دراز کی طرف رمز ہیں جو صرح اللہ کی لکھا ہے
اور حسن کے شایان ہیں یہی ایک رمز ہے اس طرح حروف جس کے لفظ خارج ہوتا ہے ان کے نزدیک یہ تفسیر کیا ہے
مگر نزدیک معنی کی نزاکت کی وجہ سے حسن رمز استعمال ازالہ ... Scatology ... کہتے ہیں
اس کی پوری تفصیل آگے آئے گی ... کی تفسیر میں ان شاء اللہ بیان ہوگی

عورت کے پیٹ سے جنم لیتا ہے اسی طرح خدا نے ہر ذی روح کیلئے ایک قبر بنائی ہے جس میں
دفن کر دیا جائے گا اور ایک مدت مقررہ کے بعد اس کا نشر ہو گا جیسا کہ عورت کے پیٹ سے
بچہ پیدا ہوتا ہے

دوسری یعنی کا لفظ منی کے ہے کہتے ہیں کہ ~~[illegible]~~ منا له المانی ای قدر له القادر
کہ کسی قدرت والے نے اس کیلئے یہ بات مقدر کر دی المنیٰ کے معنی القدر تقدیر شمار کیا ہے
دوسری جگہ ۷ ادری متی الحوثان ہو انتم ہیں جانب علم ہوں لیکن مجھے کچھ علم نہیں کہ مقدرات
کیا ہیں اور زمانہ کیا تقدیر ظاہر کرتا ہے منی اللہ الشیء اللہ نے کسی بات کے متعلق تقدیر مقرر فرمائی
پس تمنیٰ کے معنے ہوئے تقدیر شدہ کے اور نطفۃ من منی یمنیٰ کا معنے ہو گا کہ نطفہ جسکے اندر اللہ تعالیٰ
نے وہ سب کچھ مقدر کر رکھا ہے جس نے ترقی کر کے انسان کی صورت اختیار کرنی ہے ان الفاظ میں
نطفہ کے اندر genetics کے قانون کے متعلق علم دیا گیا ہے جسکے متعلق کچھ تو انسان کو تحقیقات
سے معلوم ہو چکا ہے اور بہت سی باتیں ابھی اسکے علم میں نہیں۔ spermatoza کے متعلق تحقیقات کا معلوم
ہوتا ہے کہ اس خوردبینی جرثومہ کے مرکز میں chromosome ہوتے ہیں جنکی تعداد موجودہ علم کے مطابق

معلوم ہے اور یہ ۲۳ کے Pair کی شکل میں ہوتے ہیں اور انکے ساتھ gene ہیں جو D.N.A
سے بنے ہوئے ہیں اور D.N.A کی مختلف ترکیب سے وہ code یعنی حکمنامہ یا لکھی ہوئی تقدیر
بنتی ہے جس نے آئندہ پیدا ہونے والے وجود کی تمام خصوصیات کو متعین کرنا ہوتا ہے۔ انسانوں کا اس
قدرت خداوندی کیلئے code کا لفظ استعمال کرنا بھی خدائی قدرت ہے کہ یہ تقدیر کا ترجمہ بنتا ہے جیسا کہ بتایا گیا
تقدیر کے معنے ہیں لکھ دینا یعنی کسی چیز کے متعلق حکم یا فیصلہ صادر کرنا کہ ایسی یہ صورت ہوگی دوسرے معنی ہیں کہ کسی چیز کیلئے
ایک معیار یا BluePrint تیار کرنا۔ اس نقشہ اور اس حیثیت کے مطابق اور اس شکل میں یہ چیز بنے گی
اور اس کے اندر Limitation کے معنی بھی ہوتا ہیں یعنی کسی چیز کیلئے وقت مقرر کرنا کہ اتنی مدت تک وہ
یہ زندگی گزارے گی اس کا مستقر ہے اور اس حد تک اسکے قویٰ کارآمد ہونگے
چیز چل سکتی ہے اور اس حد تک اسکی عمر کا اندازہ ہے گویا یہ شکل صورت قد کاٹھ قویٰ استعداد یہ
وراثت کہ ماں سے کیا لے گا اور باپ سے کیا یہ سب باتیں code کے اندر شامل ہیں جو اللہ تعالیٰ
نے نطفہ کے جرثومہ کے اندر اپنی قدرت سے رکھ چھوڑا ہے
پھر سوی کے معنے برابر کے بھی ہوتے ہیں کہتے ہیں داری سوی دارک میرا گھر تیرا گھر کے بالمقابل ہے
بالمقابل ہونا بھی یعنی code یا بلیو پرنٹ پر دلالت کرتا ہے کہ کوئی تقدیر نطفہ کے اندر لکھی

گئی ہے اور اسکو دیکھ کر اسکے مطابق وجود کی صورت بنے گی اور تقدیر کے معنی ہیں کہ یقینا
کسی بات کی ترتیب ملنا کہ یہ بھی سچ ہوگا کہ اس کیڑے کے سیل کے اندر وہ تمام استعدادیں
اور ترقیات مہیا کر دی گئی ہیں جو انسان کی زندگی کے مقصد میں مدد و معاون ہو سکتی ہیں
اور جن کی اسکو ضرورت پیش آ سکتی ہے انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے The feltilised egge-cell -
is the begining of the next generation and contains all the
potentialities of the new individual.
یعنی کا یہی مفہوم اور D.N.A کی ترکیب سے بننے والے کوڈ کے اندر جو قدرت خداوندی انسان نے
اب تک مشاہدہ کی ہے یمنی کے لفظ میں اسی کے بڑے مقدر مفہوم ہے اور اللہ تعالی نے اس میں یہ بتایا ہے
کہ انسانی وجود کے متعلق جو بھی تقدیر ہے اللہ تعالی نے اسکے نطفے کے اندر بیج کی طرح رکھ دیا ہے یہاں تک
کہ اسکی عمر کا اندازہ اور اسکے روحانی اور اخلاقی بلندیوں کے حصول کی استعدادیں بھی اسکے اندر موجود
ہیں انسان کا علم ابھی تک اس حقیقت کو پوری طرح نہیں سمجھا شاید آئندہ مزید ترقی ہو تو اس اشارہ
کو انسان سمجھ جائے جو نطفہ من منی یمنی میں ہے حقیقت یہ ہے کہ روح کے خواص بھی وجود جسمانی کے ساتھ ساتھ
ظہور کرتے ہیں جیسا کہ سورۃ المومنون کی آیت ثم انشانٰہ خلقا آخر میں بیان ہوا خلق آخر کا ارادہ ہوا
ہے کہ اگرچہ وہ جسم سے مختلف ایک تخلیق ہے لیکن اسکا ظہور جسم کے ساتھ ہوتا ہے